



## سوال

(219) نذر کے احکام

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے امتحان سے پہلے کسی دن یہ نذرمانی تھی کہ اگر میں پچھٹی جماعت سے پاس ہو کر پہلی متوسط کلاس میں چلا گیا تو قربانی کروں گا اور میں دوسری کوشش میں کامیاب ہوا، پہلی دفعہ نہ ہوا۔ کیا اب میں قربانی دوں گا یا نہیں؟ بات یہی تھی۔ اس پر چار سال گزر گئے اور میں نے اس نذر کو پورا نہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ میں نے تو ایسی نذرمانی تھی کہ جب میں تیسری متوسط کلاس سے کامیاب ہو کر پہلی ثانوی میں چلا گیا... اب جب میں کامیاب ہو کر اول ثانوی میں چلا گیا ہوں تو کیا اب میں ایک قربانی دوں یا دو؟ (عبدالرحمن - س - ع)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب آپ نے نذر کو غیر مشروط رکھا اور پہلے دور میں کامیاب ہو کر جانے کی نیت نہیں تھی تو آپ کو اپنی نذر پوری کرنا لازم ہے کہ آپ اللہ کی رضا کے لیے قربانی کر کے اسے فقراء میں تقسیم کر دیں اور اس میں سے آپ خود آپ کے گھر والے کچھ نہ کھائیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

((مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ، فَلْيُطِعهُ - وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ؛ فَلَا يَنْصِهْ))

”جس نے اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کرنے والی نذرمانی اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے اور جس نے اللہ کی نافرمانی والی بات کی نذرمانی، اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا نہ کرے۔“

اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکالا۔

اور اگر آپ نے پہلی کوشش میں کامیابی کی نذرمانی لیکن کامیاب دوسری کوشش میں ہوئے تو آپ پر کچھ نہیں۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَّا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى))

”اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر ایک کے لیے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہو۔“

اس حدیث پر شیخین کا اتفاق ہے اور یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔



اسی طرح آپ کی وہ نذر ہے کہ جب آپ متوسط ثنائی میں کامیاب ہو گئے تو اسے پورا کرنا آپ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث کے مطابق لازم ہے۔

اور اگر آپ نے پہلی یا دوسری نذریوں مافی تھی کہ اپنے گھر والوں، اقرباء اور ہمسایوں کے لیے قربانی کریں گے تو اپنی نیت پر عمل کریں۔ جیسا کہ ابھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کا ذکر ہوا ہے۔

اے بھائی! آپ کو چاہیے کہ آئندہ بھی نذر نہ مانا کریں کیونکہ نذر اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے کچھ بھی لوٹا نہیں سکتی۔ نہ ہی یہ کامیابی کے اسباب میں سے کوئی سبب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا: ”نذر کوئی بھلائی نہیں لاتی۔ البتہ اس طرح، نخیل سے کچھ مال نکل جاتا ہے۔“ جیسے کہ یہ صحیحین میں ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ثابت ہے۔

ہم اپنے لیے اور آپ کے لیے ہدایت اور توفیق کی دعا کرتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 205

محدث فتویٰ